تحریر: سید اکرام الحق جاوید

"المرکز الاسلامی" جہلم کا تعارف

دریائے جہلم کے کنارے آباد ترقی پذیر شہر ــــ جہلم ــــ جو ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کر رہا ہے، تعلیم کے شعبہ میں ترقی یافتہ شہروں کے نہ صرف ہم پلہ ہے، بلکہ دو ہاتھ آگے ہی نظر آتا ہے۔ اس شہر نے جہاں بہت سی شخصیات کو اپنے نام کا تاج پہنایا، وہاں بعض افراد کے باعث ملک و بیرون ملک اپنے وقار میں اضافہ بھی کیا ــــ عرب دنیا اور خلیجی دنیا، جہاں تیل کی فراوانی ہے، نیز یہاں سونا بنانے والے ممالک میں، حکمرانوں، سکالروں اور ماہرین علوم میں ایک نام جانا پہچانا جاتا تھا ــــ یہ شخصیت حضرت مولانا حافظ عبدالغفور جہلمی رحمۃ اللہ علیہ کی تھی ــــ جہلم جن کے نام کا حصہ بن گیا تھا، اور وہ حافظ عبدالغفور جہلمی کے لقب سے ملقب ہوئے۔ اس درویش صفت انسان نے وادیٔ جہلم کے سنگریزوں میں علم کی کلیاں کھلائیں تو گویا اس پر پھول کی پتیوں سے ہیروں کے کٹنے کی مثال صادق آئی۔ تشنگانِ علم یہاں سے بھی آئے، اور وہاں سے بھی کہ جہاں علم کے حصول کے لیے جانے والے، جانے کی چاہت کرتے ہیں۔ آنے والوں میں گورے بھی تھے، کالے بھی ــــ پاکستانی بھی تھے، افریشیائی بھی! ــــ زمانہ تیزی سے آگے بڑھتا گیا اور حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کی قائم کردہ درس گاہوں کی تعداد بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان کا حدود اربعہ بھی فروغ پذیر ہوتا گیا ــــ جہلم میں، جہاں مسلک اہلحدیث کی ایک آدھ مسجد ہی موجود تھی، دیگر مساجد کے علاوہ اب جامعہ علوم اثریہ کی عظیم الشان سہ منزلہ عمارت تعمیر ہوئی، پھر دیکھتے ہی دیکھتے جہلم شہر اور چھاؤنی کے سنگم پر ایک انتہائی خوبصورت مسجد اس مقام کی رونق کو دوبالا کرنے لگی۔ اور اس کے ساتھ ہی ساتھ "المرکز الاسلامی" کی بنیاد بھی رکھ دی گئی ــــ حضرت مولانا عبدالغفور جہلمیؒ اللہ کو پیارے ہو گئے تو اس مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ان کے صاحبزادے، مذہبی سکالر علامہ محمد مدنی نے حوصلہ کیا، اور وہی مرحلے اور راستے طے کرنے

لگے، جن پر مولانا مرحوم ومغفور زندگی بھر گامزن رہے تھے ـــــــ حصولِ منزل کے لیے قافلہ بتدریج آگے بڑھتا رہا اور علامہ مدنی کے دوش بدوش ان کے دیگر بھائیوں حافظ عبدالحمید عامر فاضل مدینہ یونیورسٹی، قاری عبدالرشید، حافظ احمد عمران اور حافظ عبدالرؤف نے بھی اپنے اپنے حصے کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ الحمدللہ ان کی محنت برگ وبار لائی، اور اب "المرکز الاسلامی" کی تعمیر بھی نہ صرف اپنی تکمیل کو پہنچ گئی ہے، بلکہ یہاں تعلیم وتعلم اور درس وتدریس کا باقاعدہ آغاز بھی ہو چکا ہے۔

جہلم شہر میں دریا سے ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ۱۳۰ فٹ اونچا انتہائی خوبصورت مینار جامعہ اثریہ روڈ پر "المرکز الاسلامی" کا ہے ـــــــ یہ مرکز کیا ہے؟ خود اپنی ذات میں ایک انجمن! ـــــــ اپنی ہی سڑک پر ایک شہر، اور دنیاوی وروحانی تعلیم کا مرکز ہی نہیں، یونیورسٹی بھی! ـــــ "المرکز الاسلامی" کی سہ منزلہ عمارت، جو حاکم شارجہ کی علم دوستی کا مظہر ہے، اس کا سنگِ بنیاد ۱۹ اپریل ۱۹۸۳ء کو رکھا گیا۔ الشیخ سلطان محمد القاسمی نے اس تقریب میں شرکت فرمائی، اور محدود اندازے کے مطابق اس پر تین کروڑ روپے صرف ہوئے ہیں ـــــــ "المرکز" میں ۵۰۰ طلباء کی رہائش کے لیے جدید سہولتوں سے آراستہ ہوسٹل ہے، سولہ کلاس رومز ہیں، اساتذہ کی رہائش گاہیں ہیں، بہت بڑی لائبریری ہے، تحقیقی مراکز ہیں، اور مطعم، پلے گراؤنڈ کے علاوہ دو منزلہ جامع مسجد بھی ہے، جو سلطان کے نام پر بنائی گئی ہے۔ اس کی نچلی منزل (انڈر گراؤنڈ) خواتین کیلیے اور اوپر والی مردوں کے لیے مخصوص ہے۔ ماہرینِ تعمیرات کی نگرانی میں یہ مسجد، لاہور کی مسجد شہداء کی طرز پر بغیر ستونوں کے بنائی گئی ہے اور اس میں مسجد شہداء سے ڈیڑھ گنا زائد افراد کے نماز پڑھنے کی سہولت موجود ہے۔ مزید برآں "المرکز" کی سہ منزلہ عمارت میں بیسمنٹ ہے، سٹورز ہیں اور زیرِ زمین کلاس رومز بھی ہیں۔ دینی تعلیم کے علاوہ یہاں سیکنڈری سکول بھی بنایا جائے گا، جہاں عام تعلیم بھی دی جاسکے گی۔ اسطرح حکومت نے تعلیمی سلسلہ میں نجی شعبہ کو جو کال دی تھی، وہ ان شاءاللہ یہاں بدرجہ اتم پوری ہوگی۔ اس عمارت کی تعمیر، جو سات سال کے عرصہ میں مکمل ہوئی، شارجہ کے حکمران کی طرف سے اسلامیانِ پاکستان کیلیے عظیم تحفہ ہے۔

ـــــ المرکز الاسلامی کی عمارت کو علاقائی اور ملکی حالات وضروریات کیمطابق تیار کیا گیا ہے اور شارجہ حکومت کے نمائندے اس عمارت کی تعمیر کا گاہے بگاہے بطورِ خاص جائزہ لیتے رہے ہیں ـــــ شارجہ ہمارا مخلص دوست ملک ہے، اسکی یہ تعلیم نوازی ہمارے لیے باعثِ فخر ہے۔ اور یہ بات بعید از توقع نہیں کہ شارجہ کے حکمران جہلم کیلیے کوئی اس سے بھی بڑا منصوبہ بنا کر لائیں تاکہ اس شہر میں دیگر علوم کیساتھ ساتھ فنی تعلیم کے نکھار کا بھی اہتمام ہوسکے۔

(بشکریہ روزنامہ "مرکز" اسلام آباد مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۹۰ء)